از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا و دیگراں وغیرہ

بنام

میسرز بنگلور وائر ریڈ ملز وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 19 مارچ 1996

[بی پی جیون ریڈی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

کسٹمز ایکٹ، 1962:

دفعات (2)61، (b)(1)61، (b)(1)59 - "قابل استعمال اسٹوروں" کے اندر آنے والی اشیاء کی درآمد-

گودامکاری - دفعہ 59(1) کے لحاظ سے بانڈ پر عمل درآمد کرنے والے درآمد کنندہ - درآمد کنندہ کی ٹیکس و سود ادا کرنے کی ذمہ داری - قرار پایا کہ، کلیئرنس کی تاریخ پر رائج شرح پر ادا کیا جانے والا ٹیکس - وقتاً فوقتاً نافذ ڈیوٹی کی شرحوں کے مطابق حساب شدہ رقم پر نوٹس میں مذکور مدت کی میعاد تاریخ گزر جانے کے بعد ہی وصول ہونے والا سود۔

سی اے نمبر 431/93 میں مدعا علیہ نے ایک 'ہائی ریور سیبل مل' درآمد کی، جو کہ سال 1982 میں کسٹمز ایکٹ، 1962 کی دفعہ 61(1)(ا) کے معنی میں " قابل استعمال اسٹوروں " کے تحت آتی ہے اور اس پر کوئی ڈیوٹی ادا کیے بغیر اسے 11.11.1982 پر ذخیرہ کیا۔ تاہم، مدعا علیہ نے دفعہ 59(1) کے لحاظ سے بانڈ پر عمل درآمد کیا۔ 7.3.1985 پر مدعا علیہ کو ڈیوٹی ادا کرنے کے 15 دن کے اندر سامان صاف کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ گودام میں رکھنے کی تاریخ پر قابل وصول کسٹم ڈیوٹی کی شرح 40 فیصد قدر کی بنیاد پر تھی ۔اس شرح میں وقتاً فوقتاً اضافہ کیا جاتا تھا اور 9.9.1988 پر، جب مدعا علیہ سامان کو صاف کرتا تھا، تو ڈیوٹی کی شرح 90 فیصد تھی۔ جواب دہندگان نے حکام کے مطالبے کے مطابق 90 فیصد ڈیوٹی 1.40 کروڑ روپے اور اس پر سود 81.49 لاکھ روپے ادا کیا، اور سامان کو صاف کرنے کے بعد، 90 فیصد کی شرح سے ڈیوٹی کے لیوی کو چیلنج کرتے ہوئے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور ساتھ ہی کلیئرنس کی تاریخ تک 2 سے اس پر سود کو بھی چیلنج کیا۔ مدعا علیہ کا معاملہ یہ تھا کہ ابتدائی گودام کی مدت تین سال تھی اور اس کے بعد ہی سود چلنا شروع

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہو گا۔ سنگل جج نے رٹ پٹیشن کو نمٹا دیا۔ درآمد کنندہ اور حکومت دونوں نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل دائر کی، جس نے کسٹم حکام کو ہدایت کی کہ وہ مذکورہ مدت کے دوران وقتاً فوقتاً رائج کسٹم ڈیوٹی کی رقم پر 223.1985 سے 9.9.1988 تک سود کی 1 رقم کا دوبارہ حساب لگائیں۔ ناراض ہو کر حکومت کے ساتھ ساتھ درآمد کنندہ نے بھی اپیل دائر کی۔

اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ:

1. کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعات کے پیش نظر ڈیوٹی مال خانہ سے کلیئرنس کی تاریخ پر نافذ شرح پر قابل ادائیگی ہو گی نہ کہ درآمد کی تاریخ یا مال خانہ کی تاریخ پر نافذ شرح پر۔ اگرچہ ایکٹ کے دفعہ 61(1)(a) میں تجویز کردہ سامان کو ذخیرہ کرنے کے لیے تین سال کی مدت کو 13 مئی 1983 سے ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے کم کر کے ایک سال کر دیا گیا تھا، لیکن نہ تو مدعا علیہ نے سامان کو کلیئر کیا اور نہ ہی حکام نے 13 مئی 1983 سے ایک سال کے اندر ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا۔ جواب دہندگان نے صرف 9.9.1988 پر سامان کو صاف کیا، اور اس طرح جواب دہندگان کے ذریعہ نوے فیصد کی شرح سے ڈیوٹی مناسب طریقے سے عائد کی گئی اور ادا کی گئی۔

2.1 اپیل گزاروں کے لیے کوئی جواز یا قانونی بنیاد نہیں ہے کہ وہ سامان کو ذخیرہ کرنے کی تاریخ سے لے کر اس کی منظوری تک کی پوری مدت کے لیے نوے فیصد پر ڈیوٹی کی شرح لے کر سود کا مطالبہ کریں۔ ایکٹ کے دفعہ 59(1)(b) کی زبان، جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر تھی، واضح اور غیر واضح طور پر کہتی ہے کہ درآمد کنندہ کو دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ نوٹس آف ڈیمانڈ میں بیان کردہ تاریخ سے سود کی ادائیگی کے لیے بانڈ انڈرٹیکنگ پر عمل درآمد کرنا ہو گا۔ سود کی ادائیگی کی ذمہ داری مطالبہ کے نوٹس میں مقرر کردہ مدت کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے مطابق، مطالبہ کا نوٹس جاری کرنے پر ڈیوٹی واجب الادا ہو گئی۔ نوٹس میں ادائیگی کے لیے پندرہ دن کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ سود صرف اس کے بعد ہی وصول کیا جاتا ہے جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

2.2 مزید بر آں، 22 مارچ 1985 سے 9 ستمبر 1988 تک کے عرصے میں سامان پر ڈیوٹی کی شرح نوے فیصد نہیں تھی۔ یہ مختلف تھا۔ لہٰذا وقتاً فوقتاً اصل شرح کو نافذ کرنے کی عدالتِ عظمی کی ہدایات معقول ہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 431-32، سال 1993۔

کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈبلیو اے نمبر 1275/91 اور 2419/91 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر 4601-02، سال 1996۔

رٹ پٹیشن نمبر 1275/91 اور 2649، سال 1991 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 10.4.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ٹی سرید ھرن کے لیے این کے باجپائی، ایس ڈی شرما (راجیو نندا)۔

جواب دہندگان کے لیے جوزف ویلاپلی اور مس اندو ملہوترا۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کی درخواستوں میں دی گئی اجازت۔

مدعا علیہ میسرز بنگلور وائر راڈ مل نے سال 1982 میں ایک "ہائی ریور سیبل مل" درآمد کی۔ 11 نومبر 1982 کو، اس نے کسٹمز ایکٹ، 1962 (ایکٹ) کی دفعات 58 اور 59 کے مطابق ڈیوٹی ادا کیے بغیر مذکورہ سامان کو ذخیرہ کیا۔ 7 مارچ 1985 کو حکام نے مدعا علیہ کو نوٹس جاری کیا کہ وہ ڈیوٹی ادا کرنے کے بعد مذکورہ نوٹس کے پندرہ دن کے اندر مال خانہ سے سامان کو صاف کر دے۔ تاہم مدعا علیہ نے 9 ستمبر 1988 تک سامان کو صاف نہیں کیا جس دن اس نے حکام کے مطالبے کے مطابق 1.40 کروڑ روپے کا ڈیوٹی اور 81.49 لاکھ روپے کا سود ادا کیا۔ سامان کو صاف کرنے کے بعد، مدعا علیہ نے کرناٹک عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں کہا گیا کہ 11 نومبر 1983 سے مال خانہ سے سامان کی کلیئرنس کی تاریخ تک سود عائد کرنا اور وہ بھی ڈیوٹی کی شرح کو نوے فیصد سمجھنا قانون کے منافی اور غیر مستحکم ہے۔ اس نے اس سے جمع کی گئی اضافی سود کی رقم واپس کرنے کو کہا۔ اس کا معاملہ یہ تھا کہ ابتدائی گودام کی مدت تین سال کے لیے تھی اور اس لیے سود، اگر بالکل بھی ہو، تو مذکورہ تین سال کی تاریخ انقضا ہونے کے بعد کی مدت کے لیے ہی وصول کیا جانا چاہیے۔ رٹ پٹیشن کو ایک فاضل سنگل جج نے سنا اور نمٹا دیا جس کے فیصلے کے خلاف مدعا علیہ اور یونین آف انڈیا دونوں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے رٹ اپیل دائر کی۔ کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے درج ذیل ہدایات کے ساتھ رٹ اپیلوں کو نمٹا دیا:

"(a) جواب دہندگان کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ درخواست گزار کی طرف سے مقررہ شرح پر قابل ادائیگی سود کی رقم کا دوبارہ حساب لگائیں جو کہ 22.3.1985 سے 9.9.1988 تک کسٹم ڈیوٹی کی رقم کی بنیاد پر ہوگی جو درخواست گزار مرکزی حکومت کو اس شرح پر ادا کرنے کا جوابدہ ہوتا، جو کہ 22.3.1985 سے 9.9.1988 کے درمیان مختلف ادوار کے دوران رائج تھی۔

(b) جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے، پوری مدت کے لیے قابل ادائیگی سود کی کل رقم کا حساب لگانے کے بعد، جواب دہندگان درخواست گزار سے جمع کردہ سود کی رقم کا بقایا رقم واپس کردیں گے۔

ڈویژن بنچ کے فیصلے پر یونین آف انڈیا اور درآمد کنندہ دونوں ان اپیلوں میں سوال اٹھا رہے ہیں۔

یہاں پیدا ہونے والے سوالات کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے لیے کچھ زائد حقائق بیان کرنا ضروری ہے: سامان کو ذخیرہ کرنے کی تاریخ پر، درآمد شدہ سامان پر قابل وصول کسٹم ڈیوٹی کی شرح قیمت کے لحاظ سے چالیس فیصد تھی۔ وقتاً فوقتاً ڈیوٹی کی شرح میں اضافہ کیا جا رہا تھا اور 9 ستمبر 1988 کو، جس تاریخ کو مال خانہ سے سامان صاف کیا گیا تھا، ڈیوٹی کی شرح نوے فیصد تھی۔ یہ قانون، جیسا کہ متعلقہ وقت پر نافذ تھا، درآمد کنندہ کو یا تو ان کی درآمد پر سامان کو فوری طور پر صاف کرنے یا ڈیوٹی ادا کیے بغیر انہیں مال خانہ میں رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم ڈیوٹی ادا کیے بغیر سامان کا ذخیرہ دفعہ 59 میں بیان کردہ کچھ شرائط کے تابع تھا۔ دفعہ 59 کا ذیلی دفعہ (1)، جو صرف ہمارے مقاصد کے لیے متعلقہ ہے، متعلقہ وقت پر اس طرح پڑھیں:

"59 گودامکاری بانڈ-(1) کسی بھی واجب الادا سامان کا درآمد کنندہ جسے گودام کے لیے درج کیا گیا ہے اور دفعہ 17 یا دفعہ 18 کے تحت ڈیوٹی مشخصہ لگایا گیا ہے، اس طرح کے سامان پر عائد ڈیوٹی کی دوگنی رقم کے برابر رقم میں خود کو پابند کرنے والے بانڈ پر عمل درآمد کرے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(a) اس ایکٹ کی تمام دفعات اور اس طرح کے سامان کے حوالے سے قواعد و ضوابط پر عمل کرنا؛

(b) ڈیمانڈ کے نوٹس میں بیان کردہ تاریخ کو یا اس سے پہلے، اس ایکٹ کے تحت ایسی اشیا کی وجہ سے قابل دعوی تمام ڈیوٹی، کرایہ اور چارجز، اسی تاریخ سے اسی پر چھ فیصد سالانہ کی شرح سے سود کے ساتھ یا ایسی دوسری شرح جو بورڈ کی طرف سے فی الحال مقرر کی جارہی ہے، ادا کرنا؛ اور

(c) اس ایکٹ کی دفعات اور اس طرح کے سامان کے حوالے سے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر عائد تمام جرمانے ادا کرنا۔

دفعہ 59(1) پر طائرانہ نظر سے پتہ چلتا ہے کہ ایک درآمد کنندہ جو درآمد شدہ سامان کو ذخیرہ کرنا چاہتا ہے، اسے پہلے دفعہ 17 یا دفعہ 18 کے تحت سامان کا مشخصہ لینا پڑتا ہے، جیسا بھی معاملہ ہو، اور پھر ایک بانڈ پر عمل درآمد کرنا ہوتا ہے جو خود کو مذکورہ سامان پر عائد ڈیوٹی کی دوگنی رقم ادا کرنے کے لیے پابند کرتا ہے اور مطالبہ کے نوٹس میں بیان کردہ تاریخ کو یا اس سے پہلے ادائیگی کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت اس طرح کے سامان کی وجہ سے قابل دعوی محصولات، کرایہ اور چارجز، اسی تاریخ سے اسی پر سود کے ساتھ چھ فیصد سالانہ کی شرح سے یا ایسی دوسری شرح کے ساتھ جو بورڈ کی طرف سے فی الحال طے کی جارہی ہے۔ دفعہ 61 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (a)، جیسا کہ مذکورہ سامان کے گودام کی تاریخ کو حاصل کرنا،[ہمارے سامنے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ درآمد شدہ سامان دفعہ کے معنی کے اندر "قابل استعمال اسٹوروں" کی نمائندگی کرتا ہے۔ تین سال کی مدت مقرر کی گئی ہے جس کے بعد درآمد شدہ سامان کو ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تاہم 13 مئی 1983 کو اس شق میں ترمیم کی گئی اور تین سال کی مدت کو کم کر کے ایک سال کر دیا گیا۔ دفعہ 61 کی ذیلی دفعہ (2)(جیسا کہ ایکٹ 11، سال 1983 کے ذریعے شامل کی گئی ہے) مندرجہ ذیل ہے:

"(2) جہاں کوئی مال خانہ شدہ سامان مذکورہ بالا مدت کی وجہ سے یا بصورت دیگر ذیلی دفعہ (1) کی شق (a) یا شق (b) میں بیان کردہ ایک سال یا تین ماہ کی مدت سے آگے گودام میں رہتا ہے، ایسی شرح پر سود، جو فی سال اٹھارہ فیصد سے زیادہ نہیں ہے جو بورڈ کی طرف سے فی الحال طے کیا جارہا ہے، گودام سے سامان کی کلیئرنس کی تاریخ تک، ایک سال کی تاریخ انقضا ہونے سے یا تین ماہ کی مدت کے لیے گودام میں موجود سامان پر ڈیوٹی کی رقم پر قابل ادائیگی ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

بشر طیکہ بورڈ، اگر وہ ضروری سمجھے تو مفادِ عامہ میں، خصوصی حکم نامے کے ذریعے اور اس طرح کے حکم میں مخصوص کیے جانے والے غیر معمولی نوعیت کے حالات میں، اس ذیلی دفعہ کے تحت قابل ادائیگی کسی بھی سود کو مکمل یا جزوی طور پر کسی گودام میں رکھے ہوئے سامان کے سلسلے میں ادا کر سکتا ہے۔

ہم نے دفعہ 61 کی ذیلی دفعہ (2) کا حوالہ اس وجہ سے دیا ہے کہ اس پر ہم سے پہلے اپیل کنندہ نے بھروسہ کیا تھا، حالانکہ ہماری رائے میں، یہ یہاں واقعی متعلقہ نہیں ہے جیسا کہ ہم فی الحال نشاندہی کریں گے۔

اس معاملے میں، مدعاعلیہ نے 11 نومبر 1982 کو سامان کو ذخیرہ کرتے ہوئے دفعہ 59(1) کے مطابق ایک بانڈ پر عمل درآمد کیا۔ اگرچہ دفعہ 61(1)(a) میں تجویز کردہ تین سال کی مدت کو 13 مئی 1983 سے ایک ترمیم قانون کے ذریعے کم کر کے ایک سال کر دیا گیا تھا، لیکن نہ تو مدعاعلیہ نے سامان کو صاف کیا اور نہ ہی حکام نے 13 مئی 1983 سے ایک سال کے اندر ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا۔ صرف 7 مارچ 1985 کو حکام نے مدعاعلیہ کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں اس سے مناسب ڈیوٹی ادا کرنے پر سامان کو صاف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اب، ایکٹ کے مطابق، قابل ادائیگی ڈیوٹی مال خانہ سے کلیئرنس کی تاریخ پر نافذ ڈیوٹی ہوگی نہ کہ درآمد کی تاریخ یا مال خانہ کی تاریخ پر نافذ تاریخ۔ کسی نہ کسی وجہ سے مدعاعلیہ نے سامان کو فوری طور پر کلیئر نہیں کیا بلکہ انہیں صرف 9 ستمبر 1988 کو کلیئر کیا۔ اس نے نوے فیصد کی شرح سے ڈیوٹی ادا کی اور یہ پہلو اب یہاں زیر بحث نہیں ہے۔ سامان کو صاف کرتے وقت، حکام نے 11 نومبر 1982 سے 9 ستمبر 1988 تک کی مدت کے لیے ڈیوٹی کی مذکورہ رقم پر سود کا مطالبہ کیا اور وصول کیا۔ یہ واحد پہلو ہے جو ان اپیلوں میں فریقین کے درمیان تنازعہ میں ہے۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ سود صرف 22 مارچ 1985 (7 مارچ 1985 کے نوٹس کی تاریخ سے پندرہ دن کی میعاد تاریخ انقضا ہونے پر) سے 9 ستمبر 1988 تک کی مدت کے لیے وصول کیا جاتا ہے۔ ڈویژن بنچ نے مزید ہدایت کی ہے کہ سود کا حساب مذکورہ مدت کے دوران وقتاً فوقتاً نافذ ڈیوٹی کی شرح کو لے کر کیا جائے گا۔ ریاست نے ان اپیلوں کو ترجیح دیتے ہوئے کہا ہے کہ (1) وہ 11 نومبر 1982 سے سود کا حقدار رہے اور (2) 11 نومبر 1982 سے 9 ستمبر 1988 تک کی پوری مدت کے لیے 90 فیصد کے حساب سے سود وصول کیا جانا چاہیے۔

ہمیں نہیں لگتا کہ اپیل کنندہ کا دعوی قانونی طور پر پائیدار ہے۔ دفعہ 59(1)(b) کی زبان، جیسا کہ متعلقہ وقت پر تھی، واضح اور غیر واضح ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ درآمد کنندہ کو دیگر باتوں کے ساتھ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ساتھ مانگ کے نوٹس میں بیان کردہ تاریخ سے سود ادا کرنے کے لیے بانڈ انڈر ٹیکنگ پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔ ہم پہلے ہی یہاں شق (b) کو مکمل طور پر نکال چکے ہیں۔ سود کی ادائیگی کی ذمہ داری مطالبہ کے نوٹس میں مقرر کردہ مدت کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ موجودہ معاملہ دفعہ 61(2) کے تحت نہیں ہے، جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر کھڑا ہے بلکہ صرف دفعہ 59(1) کے ذریعے ہے، درحقیقت، توضیع کیا جاتا ہے کہ جب مدعا علیہ نے دفعہ 61(2) کے تحت گودام کے وقت میں توسیع کے لیے درخواست دی تو حکومت نے اسے بتایا کہ مذکورہ شق کی کوئی درخواست نہیں تھی اور اس لیے اس کے تحت وقت میں توسیع نہیں کی جا سکتی۔ ایک بار ایسا ہونے کے بعد، ہمیں دفعہ 59(1) کے مطابق چلنا چاہیے۔ اس کے مطابق، مطالبہ کا نوٹس جاری کرنے پر ڈیوٹی واجب الادا ہو گئی۔ نوٹس میں ادائیگی کے لیے پندرہ دن کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ سود صرف اس کے بعد ہی وصول کیا جاتا ہے جیسا کہ عدالت عالیہ نے توضیع دیا ہے، جو ہماری رائے میں، شق کو سمجھنے کا ایک معقول طریقہ ہے۔ دوسرا، ہمیں اپیل گزاروں کی اس درخواست کا کوئی جواز یا قانونی بنیاد نظر نہیں آتی کہ سود مذکورہ پوری مدت کے لیے ڈیوٹی کی شرح نوے فیصد پر لیتے ہوئے ادا کیا جانا چاہیے۔ درحقیقت 22 مارچ 1985 سے 9 ستمبر 1988 کے عرصے میں مذکورہ اشیا پر ڈیوٹی کی شرح نوے فیصد نہیں تھی۔ میں مختلف تھا۔ لہٰذا، وقتاً فوقتاً اصل شرح کو نافذ کرنے کی عدالتِ عظمی کی ہدایت معقول ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document